

Assignment #3

زکوٰۃ کی فرضیت کی اہمیت بیان کریں۔ پاکستان میں غربت کے خاتمے کے لیے اس کے نفاذ کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟

(1) تعارف:

زکوٰۃ کے بارے میں قرآن و سنت میں جو کچھ لیا گیا ہے اس پر نظر ڈالیں تو محسوس ہوتا ہے کہ عبادت میں اس کا مقام بس ایک درجہ یعنی نماز سے نیچے پایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن پات میں جہاں اعمال کا ذکر آتا ہے عام طور پر صرف دو اعمال کا ہی ذکر کیا جاتا ہے، ایک نماز کا دوسرا زکوٰۃ کا۔ یعنی ایک معیاری مومن کا تصور سامنے لانا ہو تو قرآن میں اس طرح کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

**ان الذين امنوا وعملوا الصالحات واتوا الصلاة
واتوا الزكاة لهم اجرهم عند ربهم۔**

"(بلا شکی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے صالح (نیکی) اعمال کیے، اور نماز کا تم کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔"

اسکی وجہ یہ ہے کہ نماز اور زکوٰۃ دین میں اتنا مقام رکھتی ہیں کہ جس نے ان دونوں کو اچھی طرح ادا کر لیا تو پورے دین پر عمل کرنے کی جکی ضمانت اور عملی کوئی دے دی۔

اسلامی ریاست کو اپنی فلاحی

ریاست بنانے کے لیے زکوٰۃ کی رقم ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ زکوٰۃ

ایک فرض اور مالی عبادت ہے جو ہر صاحب استطاعت

مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا بہت ضروری اور لازم ہے۔

زکوٰۃ معاشرے میں غربت کے خاتمے کو یقینی بناتی ہے۔

(2) زکوٰۃ ادا کرنے کی شرائط / شرائط زکوٰۃ :-

زکوٰۃ ادا کرنے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں :-
(i) **زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مسلمان ہونا فرض ہے / لازم ہے :-**
زکوٰۃ ادا کرنے کی سب سے پہلی اور اہم شرط یہ ہے کہ اسے ادا کرنے والا مسلمان ہو۔ غیر مسلموں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور نہ ان سے زکوٰۃ لی جاسکتی ہے۔

(ii) **زکوٰۃ ادا کرنے والے کا بالغ ہونا لازم ہے :-**
زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے صرف مال دار ہونا لازم نہیں بلکہ بالغ ہونا بھی لازم ہے۔ یعنی کہ اگر کوئی بچہ یا یتیم ہے مگر بالغ نہیں ہے اور وہ اپنے والدین کی دولت کا وارث ہے تو ایسی صورت میں اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(iii) **زکوٰۃ ادا کرنے والے کا ہوش و بیدار ہونا لازم ہے :-**
کسی بھی اقل، دیوانے یا زکوٰۃ ادا کرنے میں نہیں ہے۔

(iv) **زکوٰۃ ادا کرنے والے کا آزاد ہونا لازم ہے :-**
زکوٰۃ ادا کرنے والے کا آزاد ہونا لازم ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والا کسی کی غلامی میں نہ ہو۔ غلام پر زکوٰۃ ادا کرنے میں نہیں ہے۔

(v) **زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحب استطاعت ہونا لازم ہے :-**
زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحب استطاعت اور صاحب حساب ہونا فرض ہے۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے گھر کے اخراجات کو ادا کرنے کے بعد بھی بلا تکلیف پورے کرنے کی طرح اپنے فرض اور واجبات ادا کرنے کے بعد بھی رقم اس کے پاس باقی رہ جائے تو اُس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یعنی زکوٰۃ صرف اضافی دولت پر فرض ہے۔

3) زکوٰۃ کے مہارف: ﴿۱﴾

زکوٰۃ کے مہارف اللہ تعالیٰ نے قرآن میں طے کر دیے

ہیں۔

انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین
علیہا والمولفۃ قلوبہم و فی الترقاب والغارمین
و فی سبیل اللہ وابن السبیل۔ فرضتہ من اللہ
واللہ علیہ حکیمٌ۔

یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں۔ ان لوگوں
کے لیے جو صدقات کا کام پر مہموریوں، اور ان لوگوں کے لیے
جن کی تالیف قلب مطلوب سیونیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور
قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافر نوانی
میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایسا فرض ہے اللہ کی طرف سے
اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانابینا ہے۔

(التوبہ: ۶۰)

- ۱) فقراء: جو مدد کا سوال نہ کریں۔
- ۲) مساکین: جو ضرورت مندوں میں مگر سوال نہ کریں۔
- ۳) عاملین زکوٰۃ: جو نوٹ زکوٰۃ کی رقم جمع اور تقسیم کرتے ہیں۔

۴) غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے: کسی غلام کو آزاد کرنے کے لیے۔

۵) مولفۃ القلوب: لوگوں کی دل جوئی کے لیے۔

۶) مفروضی مدد کے لیے: کسی کافر میں ادائے کے لیے۔

۷) فی سبیل اللہ: اللہ کی راہ میں اللہ کی خاطر۔

۸) مسافروں کے لیے: ضرورت مند مسافروں کی ضروریات پوری
کرنے کے لیے۔

یعنی کل ملا کر مہارف زکوٰۃ اٹھ (۸) ہیں۔

(4) مقاصدِ زکوٰۃ:

زکوٰۃ کے ذمہ اہم مقاصد ہیں۔

Relate your arguments and headings to the question statement

(1) تزکیہ نفس:

زکوٰۃ دینے والے کامل دنیا کے لالچ سے پاک ہو کر نیکی اور تقویٰ کے کاموں کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرتا ہے اور اپنے نرکیہ کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہے“

Try to add the arabic of quranic ayats

(2) امدادِ بائمی:

زکوٰۃ کا دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ معاشرہ کے غریب افراد کی مدد کی جائے تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔
بنی اہرم ۲۲ نے فرمایا:

”اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کر دی جائے۔“

(3) دین کی مدد:

زکوٰۃ کا ایک اور مقصد دین کی حفاظت، مدد اور نصرت ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان سے جگہ جگہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ جہاں پر بھی اہل ایمان کی حفاظت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے جہاد کرنے کی بات لازماً موجود ہوتی ہے۔ دین کی حفاظت اور نصرت کو ہی معمولی کام نہیں ہے۔ اس لیے اس کے لیے اپنی دولت خرچ کرنا بھی معمولی کام نہیں ہے۔

”اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھوں کو اپنے آپ کو ہلاکت

میں مت ڈالو۔

(5) زکوٰۃ کے فوائد سے

زکوٰۃ ادا کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ان میں سے چند

ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) گردشِ دولت :

جس طرح جسم کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ اس میں خون کی گردش مناسب طریقے سے جاری رہے اور وہ ایک جگہ بند نہ ہوئے پائے۔ اسی طرح معاشرے کی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ دولت مناسب طریقے سے گردش کرتی رہے اور چند یا کھوں تک ایسی محدود نہ رہے اسلام کے نظامِ معیشت میں زکوٰۃ دولت کو گردش میں رکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

"تاتر دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی گردش میں نہ رہے۔"

(۲) معاشی ترقی :

کسی بھی معاشرے کی معیشت کا دار مدار سرمایہ کی مناسب تقسیم پر ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ معاشرے میں امیر اور غریب موجود ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام امراء اور غریبوں کے درمیان حائل خلیج کو کم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے سرمایہ چند یا کھوں سے نکل کر معاشرے کے تمام افراد کے یا کھوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیز معاشی ترقی کی بنیاد بنتی ہے۔

س عزت کا خاتمہ ہے

زکوٰۃ امراء کے ذمے غریب کا حق ہے۔ جب یہ حق مستحقین تک پہنچا دیا جاتا ہے تو وہ بھی معاشی دوڑ کا حصہ بن جاتے ہیں اور آپس سے آپس سے اپنے پاؤں پر کھڑے بیونے کے قابل ہو جاتے ہیں اور یوں عزت ختم ہونے لگتی ہے۔

سودی معیشت کا خاتمہ ہے

زکوٰۃ سودی نظام معیشت کو رخصت کرنے میں بہت اہم قرار دائرتی ہے۔ نظام زکوٰۃ کے باعث معاشرہ اور حکومت دونوں فرہن در فرہن اور سود در سود کی لہنت سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو معاشرے اور حکومت کو گھلنے کی طرح چاٹتے رہتے ہیں اور بالآخر معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

س معقول معیاری زندگی ہے

زکوٰۃ کا نظام کسی بھی منور اور ناواں اور کو خوشحال زندگی فراہم کرنے میں اہم قرار دائرتا ہے۔ دراصل نظام زکوٰۃ کا مقصد یہی خوشحال زندگی کی فراہمی ہے۔

س نخل کی صفت کا زائل ہونا ہے

زکوٰۃ ادائرتے کا کاٹدہ یہ ہے کہ انسان سے نخل کی صفت زائل ہو جاتی ہے۔ اور نخل سے نبات کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے۔

"اور جو لوگ اپنے نفس کے نخل سے بچائے گئے سو وہی لوگ کا صیاب ہوں گے۔"

میں مت ڈالو۔

(6) پاکستان میں عزبت کے خاتمے کے لئے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کی تجاویز میں عزبت کے خاتمے کے لئے زکوٰۃ کے نفاذ کو یقینی بنانے کی تجاویز مندرج ذیل ہیں۔

(1) فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ :

پاکستان میں بینکوں کے ذریعے کئے جانے والی زکوٰۃ پر علماء کے کئی طرح سے تحفظات ہیں۔ ان کو روک دیا جائے اور زکوٰۃ و اصول کرنے کے اسلامی اور درست طریقے کو اپنایا جائے۔ "فیڈرل بورڈ اور ریونیو" کی طرح "فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ" اسلامی اصولوں کی روشنی میں تشکیل دیا جائے۔

(2) اہم انداز عاملین زکوٰۃ :

زکوٰۃ کے عاملین اہم انداز، اور خوفِ خدا رکھنے والے افراد ہیں۔ ان کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دی جائے تاکہ وہ اپنا کام اہم انداز اور خدا خوفی سے سر انجام دیں۔ اور بحفاظت زکوٰۃ کی رقم حقداروں میں تقسیم کر دیں۔

(3) سخت احتساب :

زکوٰۃ الکوئی کرنے کے نظام میں بے لاک احتساب کا نظام نافذ کیا جائے۔ تاکہ بددیانتی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

Minimum description under a heading should be 5 lines

(3) زکوٰۃ کی اہمیت کی آگاہی :

زکوٰۃ اہلیوں کا فرض اور غریبوں کا حق ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس اہم فرض کی ادائیگی کی آگاہی فراہم کرے۔

کئے تادم پاکستان کی عزیز عوام مفلسی سے باہر آسکے۔

اور دولت امراء سے عزباء میں تقسیم ہو سکے۔

۵ اسلامی تہذیب و تمدن کی بقا کی کوشش ہے

زکوٰۃ اسلامی رکن کی حیثیت سے اسلامی تہذیب

و تمدن کا لازمی جزو اور ایک ایسا علامت ہے۔ زکوٰۃ کے نظام

سے پاکستان کے معاشرے میں ایسا اسلامی معاشرے کی علامت

برقرار رہے گی۔ اس طرح پاکستان بقاء کی جانب راغب

ہو جائے گا۔

۷ خلاصہ بحث ہے

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو امریوں کے

الٹھائیا جائے اور عزیزوں میں تقسیم کی جائے۔ آج دنیا جس

معاشرتی اور معاشی ابتری کا شکار ہے اسکی بڑی وجہ سودی

مہیست، بیرونی قرضے، سرمایہ دارانہ نظام تجارت، مارن ڈائریٹ

ٹیکسز کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ روپیہ الٹھائے کی خواہش

ہے۔ زکوٰۃ کے اجتماعی نظام سے جہاں ان تمام برائیوں سے

جان چھوٹ جائیگی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں

کا نزول بھی ہوگا۔